

359103-کیا مومن جنت میں داخل ہو کر فرشتوں، انبیا تے کرام، آسمانوں کے دروازوں اور افلک کو دیکھے گا؟

## سوال

جس وقت ہم جنت میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے نصیب میں شامل فرمائے۔ کیا ہم جنت سے باہر جا سکیں گے کہ آسمانوں میں گھومیں، اور ایسی مخلوقات دیکھیں جن کے بارے میں ہمیں ابھی معلوم نہیں ہے، ایسے ہی فرشتوں کو ان کی اصل شکل میں دیکھیں؟ مجھ پتہ ہے کہ میرا سوال تھوڑا عجیب سا ہے، لیکن بات یہ ہے کہ مجھے فلکیات میں کافی لگاؤ ہے، اور مجھے یہ بھی علم ہے کہ موجودہ علم فلکیات آسمانی معلومات میں سے بالکل تھوڑا سا علم رکھتا ہے، میری شدید خواہش ہے کہ آسمانوں کے دروازوں کی شکل دیکھوں، سیدنا عیسیٰ اور دیگر انبیاء کے کرام کہاں ہیں؟ اسی طرح وہ کون کون سے جہاں میں جن کے بارے میں ہمیں ابھی علم نہیں ہے؟ اگر ہمیں جنت میں ہر من چاہی نعمت ملے گی اور ان میں سب سے بڑی نعمت دیدار الہی ہے، تو کیا ہم اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوقات دیکھ سکیں گے؟ آسمانوں میں اڑ سکیں گے؟ کھکھاؤں اور تاروں کو دیکھ سکیں گے؟ میرا دل چاہتا ہے کہ ہم فرشتوں کے ساتھ یہ ٹھیں، دیگر مخلوقات کے ساتھ روابط استوار کریں اور ان سے دوستی لگائیں، کیا یہ سب ممکن ہو گا؟

## پسندیدہ جواب

انسان جنت میں داخل ہونے کے بعد باہر نہیں نکلے گا، اور نہ ہی وہاں سے باہر جانے کے بارے میں سوچے گا چاہے کتنی لمبی مدت ہی وہاں پر رہے: کیونکہ جنتی ہمیشہ کے لیے جنت میں جائے گا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

•**إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانُوا هُنَّ جَمَاتُ الْفَرَدَوْسِ نَهَّلَّا \***خَالِدَيْنِ فِي هَذَا الْأَمْبَاعُونَ عَمِشَا حَوْلَا).

ترجمہ: یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لیے فردوس کے باغات مہمان نوازی کے طور پر ہوں گے \* وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے وہاں سے وہ جانے کا کبھی نہیں سوچیں گے۔ [الحکمت: 107، 108]

ابن کثیر رحمہ اللہ ان آیات کی تفسیر میں کہتے ہیں :

"اللہ تعالیٰ اپنے خوش بندوں کے بارے میں بتلاتا ہے کہ یہ لوگ میں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، رسولوں کی لائی ہوتی وحی کی تصدیق کرتے رہے ان کے لیے فردوس کے باغات میں ۔۔۔

• **خالدین فہما۔** یعنی وہ ان باغات میں رہیں گے، اور وہاں سے بکھی بھی کوچ نہیں کریں گے۔

۔ (لا یہ گون عھنا حوالا)۔ یعنی وہ فردوس کے باغات کو چھوڑ کر کسی اور جگہ کو پسند نہیں کریں گے، نہ ہی کسی اور جگہ جانا اچا سمجھیں گے، بالکل ایسے ہی جیسے ایک شاعر نے کہا:

{فَلَمَّا نَفَخْتُ فِي الْقُلُوبِ لَأَنَّا بِأَغْيَاهُ... سَوَّاهَا وَلَا عَنْ حُبْهَا أَتَحُولُ...}

یعنی: وہ سوداگرے قلب میں اتر جکی ہے، میں اس کے سوا کچھ نہیں چاہتا اور نہ ہی اس کی محبت سے منے موڑوں گا۔

فرمان باری تعالیٰ: {لَا يَجِدُونَ عَنْهَا حَوْلًا} میں جنتیوں کے بارے میں وضاحت ہے کہ ان کا دل اس جنت میں ہی لگا رہے گا، وہ اس جنت سے محبت کریں گے؛ کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ کوئی انسان کسی ایک ہی جگہ رہے تو وہاں رہ، رہ کر اکتا جائے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ وہ داشتی اور سرمدی جنت میں رہنے کے باوجود وہاں سے کہیں بھی جانا پسند نہیں کریں گے۔ "ختم

لیکن اللہ تعالیٰ اہل جنت کو ان کی من چاہی چیزیں عطا فرمائے گا، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے : **﴿الَّذِينَ آتُوا إِيمَانَهُمْ وَأَنْهَمْ مُحْمَدَنَد﴾** (70) یہاں  
**﴿لَئِنْ يَعْمَلُ مَنْ ذَهَبَ وَلَوْلَمْ يَعْلَمْهَا تَغْتَيْبَ الْأَنْفُشَ وَتَلْهُدَ الْأَغْنِيَّنَ وَأَنْتَمْ مِنَ الْمُهَاجِرِونَ﴾**.

ترجمہ : جو لوگ ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ مسلمان تھے [69] تم اور تمہاری بیویاں جنت میں ہشاش بشاش ہو کر داخل ہو جاؤ [70] ان کے سامنے سونے کی یہ مٹوں اور ساغر کا دور چلے گا اور وہاں وہ سب کچھ موجود ہو گا جو دلوں کو بجا لے اور آنکھوں کو لذت بخشنے اور تم وہاں ہمیشہ رہو گے۔ [الزخرف : 69-71]

اسی لیے اگر کسی کو اولاد کی خواہش ہو گی تو اسے فوری اولاد مل جائے گی اور جس کو فضلوں کی پاہت ہو گی تو اسے فوری فضل مل جائے گی۔

جیسے کہ جامع ترمذی : (2563) میں سیدنا ابو سعید خدیری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جنت میں مومن اولاد کی خواہش کرے گا تو حمل، زچگی اور عمر کا بڑھنا سب ایک ہی گھر میں ہو جائے، جیسے وہ چاہے گا۔) اس حدیث کو ابتدی نے صحیح الجامع : (6649) میں صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث میں مذکور "عمر کا بڑھنا" کا مطلب یہ ہے کہ 30 سال کی عمر، نیز حدیث میں ہے کہ : "جیسے وہ چاہے گا" کا مطلب یہ ہے کہ اسے بیٹا چاہئے یا بیٹی، یا اسی طرح کوئی بھی خواہش ہے۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر : **111777** کا جواب ملاحظہ کریں۔

صحیح بخاری : (2348) میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ : (نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایک دن خطاب فرمائے تھے، اور آپ کے پاس دیبات سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بھی پیٹھا تھا : آپ نے فرمایا : اہل جنت میں سے ایک شخص اپنے رب سے کاشکاری کی اجازت چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا : کیا اپنی موجودہ حالت پر راضی نہیں ہے؟ وہ کہے گا کیوں نہیں ! لیکن میرا دل کرتا ہے کہ کاشکاری کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس نے بیج ڈالا۔ تو وہ فوری اگ گیا اور پھر پک بھی گیا اور کاٹ بھی یا گیا۔ اور اس کے دامنے پھاڑوں کی طرح ہوئے۔ اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اے ابن آدم ! اسے رکھ لے، تجھے کوئی چیز آسودہ نہیں کر سکتی۔ یہ سن کر دیباتی نے کہا کہ قسم خدا کی وہ تو کوئی قریشی یا انصاری ہی ہو گا۔ کیوں کہ یہی لوگ کاشکاری کرنے والے ہیں۔ ہم تو کھیتی ہی نہیں کرتے۔ اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیتے۔)

اس بنا پر یوں کہا جاسکتا ہے کہ : اگر کوئی شخص آسانوں کے دروازے، یا فرشتے دینکھا چاہتا ہے اسے یہ مل جائے گا۔

جکہ افلاک اور اجرام فلکی کے بارے میں یہ ہے کہ جنت میں ہوتے ہوئے کیا ان کے بارے میں خیال آئے گا؟ جنت میں اتنا کچھ ہو گا کہ ان چیزوں کے بارے میں سوچ جی پیدا نہیں ہو گی۔

جکہ انہیاں کرام اور دیدار الہی کے بارے میں یہ ہے کہ مومن کے بارے میں امید کی جاسکتی ہے کہ اسے یہ حاصل ہو گا، اور انہیاں کے کرام کے ہمراہ ہی ہو گا، جیسے کہ طبرانی مجسم الاوسط : (477) میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ : (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا : اللہ کے رسول ! اللہ کی قسم مجھے آپ سے اپنی جان سے بھی بڑھ کر محبت ہے، آپ میرے نزدیک میرے اہل خانہ، اور بچوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ میں جب گھر میں ہوتا ہوں اور آپ کی یاد آتی ہے تو میں آپ کے بغیرہ نہیں پاتا، اور آپ کی طرف چل پڑتا ہوں اور آپ کو دیکھ کر ہی سکون پاتا ہوں۔ لیکن جب مجھے اپنی اور آپ کی موت یاد آتی ہے تو مجھے معلوم ہے کہ آپ کو توبیوں کے ساتھ بست بلند اور عالی شان مقام مل جائے، اور میں جب جنت میں جاؤں گا تو مجھے خدشہ ہے کہ وہاں میں آپ کو نہ دیکھ سکوں !! تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی بات کا کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام یہ آیات لے کر نازل ہوئے : **﴿وَمَنْ نُلْهِ اللَّهُ وَالرَّسُولُ فَأُولَئِكَ مَعَ الْأَنْزِيلِ أَنْتُمُ اللَّهُ عَلَيْنَمِنِ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ﴾** ترجمہ : اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا ہی انہیاں کے کرام اور صدیقین کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعامات کیے ہیں۔ [الناء : 69])

اس حدیث کو ابتدی نے سلسلہ صحیح : (2933) میں حسن قرار دیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ :

جنت کی نعمتیں بہت عظیم ہیں، جنت میں ایسی نعمتیں ہیں جو ابھی تک کسی بشر کے خیال میں بھی نہیں آتیں، اس لیے مومن کو صرف جنت میں جانے کی کوشش ہی کرنی چاہیے باقی چیزوں کی طرف توجہ نہ دے؛ کیونکہ اگر جنت میں انسان داخل ہو گیا تو اس سے کوئی چیز چوک نہیں سکتی، اور نہ ہی اسے کسی نعمت پر حسرت ہو گی۔

واللہ اعلم